بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

REGD. No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۳۱ — پیر، چہار شنبہ

فی پرچہ ایک آنہ (سابقہ) — ۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، خطبہ نمبر ۵

جلد ۵۰/۱۵ — ۹ ظہور ۱۳۴۰ ہش — ۹ اگست ۱۹۶۱ء — نمبر ۱۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۷ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

روس کا دوسرا خلائی مسافر ۲۵ گھنٹے کے خلائی سفر کے بعد بخیریت زمین پر واپس پہنچ گیا

ہرمن ٹیٹاف نے اس دوران میں چار لاکھ ۲۵ ہزار میل کا سفر کیا۔

ماسکو ۸ اگست۔ روس کے دوسرے خلائی مسافر ٹی ٹاف ۲۵ گھنٹے تک مسلسل خلائی سفر کرنے کے بعد بخیریت زمین پر واپس آگئے ہیں۔ انہیں روس میں پہلے سے مقرر کئے ہوئے علاقہ میں اتار لیا گیا۔ ۲۶ سالہ ہرمن ٹی ٹاف نے ۲۵ گھنٹے کے خلائی سفر میں زمین کے گرد ۱/۲ ۱۷ چکر لگائے۔ اس دوران میں ان کا خلائی جہاز زمین سے ۱۱۰ میل سے لیکر ۱۵۹ میل تک کی بلندی پر زمین کے گرد چکر لگاتا رہا۔ اور میجر ٹی ٹاف نے اس دوران میں مجموعی طور پر ۴ لاکھ ۲۵ ہزار میل کا سفر کیا۔ جو زمین سے چاند تک پہنچنے اور واپس آنے کے سفر کے برابر ہے۔

میجر ٹیٹاف کی صحت اچھی ہے انہیں ماسکو سے ۵۰۰ میل جنوب مشرق کی طرف اسی مقام پر اتارا گیا جہاں پہلے روسی خلائی مسافر میجر یوری گاگرین نے زمین کے گرد ایک چکر لگانے کے بعد اپنا خلائی جہاز اتارا تھا۔ میجر ٹیٹاف کا زمین پر اترنے کے بعد … خلائی سفر انسان کی تاریخ میں بے مثال ہے۔ اور اس سفر کے تجربوں سے آئندہ خلائی پرواز کے وسیع امکانات روشن ہو گئے ہیں۔

میجر ٹیٹاف کل صبح مغربی پاکستان کے مطابق دوپہر کے بعد کوئی ایک بجے کے قریب واپس زمین پر اترے تھے۔ ان کے زمین پر بحفاظت اترنے کی خبر ان کی واپسی کے ۳ گھنٹے بعد ماسکو ریڈیو سے نشر کی گئی تو ان کی بیوی تمارا اور دنیا کے دوسرے لوگوں کی تشویش اور انتظار ختم ہوگیا۔ خلائی جہاز کے مسافر اور زمین پر خلائی پرواز کے مرکز کے درمیان دو طرفہ ریڈیو ٹیلی ویژن سے رابطہ برقرار رکھا گیا۔ اور روسی سائنسدان ٹیلی ویژن کے ذریعہ خلائی جہاز میں ٹیٹاف کو اٹھتے بیٹھتے اور کام کرتے دیکھتے رہے۔ قابل ذکر بات یہ تھی کہ میجر ہرمن ٹیٹاف بے وزنی کی حالت میں کام کرتے رہے۔ اس دوران میں انہوں نے ٹیوبوں سے کھانا کھایا وہ بے وزنی کے باعث پٹھوں کی اینٹھن سے بچنے کے لئے ورزش بھی کرتے رہے۔ اور انہوں نے معمول کے مطابق نیند بھی پوری کی۔ بلکہ وہ معمول سے آدھ گھنٹہ زیادہ سوتے رہے۔ یہ پہلے خلائی مسافر ہیں جنہوں نے ۲۴ گھنٹے میں سورج کو کئی مرتبہ طلوع اور غروب ہوتے دیکھا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نئے سلیبس کے مطابق گیارھویں بارھویں میڈیکل انجینئرنگ ہیومینٹیز گروپس اور بی۔اے بی ایس سی فرسٹ اور سیکنڈ ایر میں داخلے ۱۹ اگست ۱۹۶۱ء سے شروع کئے جائیں گے۔ رعایات فیس مطابق لیاقت اور تعلیمی قابلیت۔ کالج کا ماحول پاکیزہ، سامان سائنس بہترین اور سٹاف لائق و ہمدرد ہے۔ داخلہ کے وقت اپنے گارڈین کا ساتھ ہونا ضروری ہے کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ہمراہ لادیں۔ پراسپیکٹس دفتر سے مل سکتا ہے۔

(پرنسپل)

درخواست دعا

حیدرآباد ڈویژن میں غیر معمولی بارشوں کے باعث فصلوں کا بہت نقصان ہوا ہے چونکہ سلسلہ کی اراضیات بھی اسی علاقہ میں ہیں۔ اور وہاں سے فصلوں کے بارہ میں تشویشناک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں استدعا ہے کہ وہ سلسلہ کے اموال و جائیداد کی حفاظت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید)

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ واپس تشریف لے آئے

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قادیان میں ایک ماہ قیام کرنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

عزیز میجر وقیع الزمان خان صاحب کے لئے دعا کی درخواست

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

میرے داماد عزیز میجر وقیع الزمان خان صاحب کا لاہور چھاؤنی میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ جو بظاہر کامیاب ہے۔ دوست ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد حال لاہور

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر علاج کے لئے نیز احمدیہ مشنوں کے دورہ کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں سے آپ امریکہ بھی جائیں گے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور آپ صحت و عافیت کے ساتھ بخیریت واپس تشریف لائیں۔ آمین

ہر گھر میں کم از کم ایک درخت ضرور لگایا جائے

شجرکاری کا ہفتہ شروع ہو چکا ہے۔ ربوہ میں درختوں کی افادیت واضح اور عیاں ہے۔ درخت گرمی اور گرد و غبار کی شدت کو روکتے ہیں۔ بارش بھی ہو گئی ہے جس سے پودے جلد جڑ پکڑ لیتے ہیں۔ اہالیان ربوہ کو چاہئے کہ ان دنوں درخت لگائیں۔ ہر گھر میں اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ایک نیا درخت لگا کر اس کی پرورش آسانی سے کی جا سکتی ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ درخت لگانا آسان ہے۔ مگر اس کی حفاظت اور پرورش کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس پہلو کو نظرانداز نہ کیا جائے۔

ہر موسم میں درخت لگانے سے انشاء اللہ چند سالوں میں نہ صرف ہمارا شہر خوبصورت ہو جائے گا۔ بلکہ گرمی کی شدت اور گرد و غبار بھی کم ہو جائے گا۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

سچائی کو اپنا شعار بناؤ اور اس پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ۔

اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری دیگر بہت سی کمزوریاں آپ ہی آپ دُور ہو جائینگی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۲ء بمقام محمد آباد اسٹیٹ سندھ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دنیا میں سینکڑوں ہی نیکیاں موجود ہیں۔ اور بدیاں بھی سینکڑوں موجود ہیں۔ جس طرح بوٹیاں اور بیج آگیں ہیں بلکہ نئی نئی شکلیں اختیار کرتے جاتے ہیں۔ اسی طرح

انسانی اخلاق

بھی آپس میں مل کر نئی نئی شکلیں اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ جیب سبزیوں اور پھلوں میں سے بعض کڑوے بنتے چلے جاتے ہیں۔ اور بعض میٹھے بنتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح انسانی اخلاق میں سے بھی کچھ بد تکلیف دہ اور نقصان پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ اور کچھ اچھے اور انسان کے اندر اطمینان کی روح پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ مگر کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو بنیادی ہوتی ہیں۔ اور انسان کے اخلاق خواہ کتنے ہی بدل جائیں وہ قائم رہتی ہیں۔ اور انسان کے ساتھ ہمیشہ لگی رہتی ہیں۔ وہ انہیں بھولتا نہیں۔ ان میں سے

ایک خُلق صداقت ہے

یہ خُلق وہ ہے جس پر بہت سے اخلاق مبنی ہوتے ہیں۔ گویا بعض دفعہ یہ خُلق ماں اور باپ کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے اور باقی اخلاق اس سے پیدا ہو کر بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ جس طرح موت سب سے زیادہ یقینی چیز ہے۔ لیکن سب سے زیادہ لوگ اسے بھلاتے ہیں۔ اسی طرح باوجود ایک یقینی چیز ہونے کے لوگ سچائی کو بھول جاتے ہیں جیسے آج تک کوئی انسان ایسا نہیں گزرا جو فوت نہ ہوا ہو۔ مگر مسلمانوں نے یہ عقیدہ رکھنا شروع کر دیا کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں۔ حالانکہ ان کے باقی آباؤ اجداد۔ بلکہ انبیاء و اولیاء میں سے بھی ہمیں کوئی ایسا نظر نہیں آتا۔ جو پیدا ہوا ہو لیکن مرا نہ ہو۔ ایک غلط عقیدہ بنا لینا اور چیز ہے۔ اور واقعہ اور چیز ہے۔ واقعہ یہی ہے کہ ہر انسان جو پیدا ہوا مرا ہے۔ گویا موت ایک طبعی چیز ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے تو چونکہ آپ کی بہت سی پیشگوئیاں ایسی تھیں جو ابھی بظاہر پوری نہیں ہوئی تھیں۔ اس لئے

حضرت عمرؓ نے خیال کیا

کہ آپ کس طرح فوت ہو سکتے ہیں۔ وہ اپنے گھر سے باہر نکلے۔ اور تلوار سونت کر کھڑے ہو گئے۔ اور کہنے لگے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم محض وقتی طور پر آسمان پر گئے ہیں۔ اگر کسی نے یہ کہا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں تو میں اس کی گردن اڑا دونگا۔ یہ بات حضرت ابوبکرؓ تک پہونچی۔ تو آپ باہر تشریف لائے۔ اور سب صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایک رسول تھے۔ اور آپ سے پہلے جو رسول گزرے۔ وہ سب فوت ہو چکے ہیں۔ اور جب خدا تعالےٰ کا یہ قانون جاری ہے کہ ہر ایک شخص جو پیدا ہوتا ہے مرے گا۔ تو تمہارا رسول اس قانون سے کس طرح بچ سکتا ہے۔ پھر صرف یہی نہیں کہا کہ سارے رسول فوت ہو چکے ہیں بلکہ آگے فرمایا افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں۔ تو کیا تم اپنا دین چھوڑ دو گے۔ اور کیا آپ کے فوت ہو جانے سے تمہارا دین بدل جائے گا۔ مثلاً تم سب لوگ قریباً زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتے ہو۔

ایک شخص تمہیں بتاتا ہے

کہ اگر تم اس طرح ہل چلاؤ گے۔ اس طرح بیج ڈالو گے۔ اور پھر اس طرح پانی دو گے تو تمہیں فائدہ ہوگا۔ پھر وہ شخص فوت ہو جائے۔ تو کیا یہ قاعدہ بدل جائے گا۔ کیا اس کے مر جانے کی وجہ سے گندم بونے کی ضرورت نہیں رہیگی یقیناً تم میں سے ہر شخص یہی کہے گا۔ کہ اس شخص کے مرنے سے یہ قاعدہ نہیں بدلے گا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں۔ تو کیا تمہارا دین بدل جائے گا؟ اصل سوال تو یہ ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کیا وہ سچ تھا اور اگر خدا تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ سچ تھا تو آپ کے فوت ہو جانے سے وہ جھوٹ کیوں بن جائے گا۔ سچ سچ ہی رہے گا۔ راستیاں اور سچائیاں نہ بدلنے والی چیزیں ہیں۔ ہاں بعد میں لوگ ان میں بعض چیزیں ملا بھی دیتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ خدا تعالےٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ کہ بعد میں ملی ہوئی باتیں دور ہو جاتی ہیں۔ پس

صداقت ایک بنیادی چیز ہے

اور اس سے اور کئی اخلاق نکلتے ہیں۔ کبھی وہ اخلاق صداقت سے دُور ہو جاتے ہیں۔ تو بگڑ جاتے ہیں۔ اور کبھی اس سے قریب ہو جاتے ہیں۔ تو اچھے ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں تین گناہوں میں مبتلا ہوں۔ میں نے انہیں چھوڑنے کی بہت کوشش کی ہے۔ لیکن یہ گناہ مجھ سے چھٹتے نہیں۔ اور وہ گناہ جھوٹ۔ شراب پینا اور بدکاری کرنا ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے ایک سودا کر لو۔ اور وہ سودا یہ ہے کہ تم ایک گناہ یعنی جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ اللہ تعالےٰ چاہے گا تو تم باقی دو گناہوں سے بھی بچ جاؤ گے۔ اس نے کہا یہ تو نہایت آسان بات ہے میں ایک گناہ چھوڑ دیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے

جھوٹ بولنا چھوڑ دیا

چند دن کے بعد وہ پھر واپس آیا۔ اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک گناہ چھوڑا تھا۔ باقی دونوں گناہ تو آپ ہی آپ چھٹ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا باقی دو گناہ کیسے چھٹ گئے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرا دل چاہا کہ شراب پیوں۔ مگر مسلمانوں کا ماحول تھا میں نے خیال کیا کہ اگر میں نے شراب پی۔ تو مسلمان بُرا منائیں گے پھر خیال آیا کہ چوری چھپے پی لوں۔ لیکن پھر خیال آیا۔ کہ اگر آپ نے پوچھ لیا۔ کہ کیا تم نے شراب پی ہے اور میں نے انکار کیا تو یہ جھوٹ ہوگا۔ اور جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ میں نے آپ سے کیا ہے۔ اور اگر اقرار کر لیا۔ تو اس کی سزا پاؤں گا۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ شراب نہیں پیؤں گا۔ تاکہ میں جھوٹ سے بچا رہوں۔ اسی طرح بدکاری تھی۔ چونکہ میں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اس لئے اس کے نتیجہ میں میں نے بدکاری کو بھی چھوڑ دیا۔ کیونکہ اگر میں بدکاری کرتا۔ اور پھر انکار کرتا کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔ تو یہ جھوٹ ہوتا اور اگر اقرار کرتا تو اس کی سزا پاتا۔ پس میں نے فیصلہ کیا کہ بدکاری بھی نہیں کرونگا۔ تا آپ کے پاس جھوٹ نہ بولنا پڑے پس

سچائی ایک بنیادی چیز

ہے۔ اور اگر تم سچائی پر قائم رہو گے۔

تو باقی بُری عادتیں آپ ہی آپ چھٹ جائیں گی۔ سچائی ایک اہم ترین چیز ہے اور انسانی قلب پر ایسی چوٹ لگاتی ہے کہ سخت سے سخت دل بھی ہل جاتا ہے۔ پرانے زمانہ کا ایک واقعہ ہے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحؒ ابھی بچے ہی تھے کہ ان کی والدہ نے انہیں اپنے بھائی کے پاس بھیجا جو ایک بہت بڑے تاجر تھے آپ کی والدہ نے آپ کے گرم کپڑے میں جو پرانا ہو جائے تو لوگ اسے گدڑی کہتے ہیں چند اشرفیاں سی دیں اور کہا وہاں پہنچ کر یہ اشرفیاں نکلوا لینا۔ اتفاق کی بات ہے کہ جس قافلہ میں آپ جا رہے تھے اس پر ڈاکہ پڑا اور ڈاکوؤں نے سب افراد کو لوٹ لیا لیکن سید عبدالقادر جیلانی رحؒ کو بچہ سمجھ کر چھوڑ دیا اور یہ خیال کیا کہ اس کے پاس کیا ہوگا۔ لیکن ڈاکوؤں میں سے کسی نے ان سے بھی پوچھ لیا کہ کیا تمہارے پاس بھی کچھ ہے آپ نے کہا ہاں میرے پاس اتنی اشرفیاں ہیں۔ ڈاکو نے دریافت کیا وہ اشرفیاں کہاں ہیں آپ نے گرم کپڑے کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ اشرفیاں اس میں سی ہوئی ہیں۔ ڈاکوؤں کا سردار اس ڈاکو پر جو آپ سے باتیں کر رہا تھا ناراض ہوا اور کہا اس بچہ کے پاس کیا ہوگا۔

تم یونہی وقت ضائع کر رہے ہو

اسے چھوڑ دو۔ لیکن اس نے کہا یہ کہتا ہے میرے پاس اتنی اشرفیاں ہیں چنانچہ گدڑی کو پھاڑا گیا تو اس میں سے اشرفیاں نکل آئیں۔ سردار بہت حیران ہوا اور اس نے سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحؒ سے کہا کہ بیوقوف بچے ہمیں پتہ بھی نہیں تھا کہ تمہارے پاس کچھ ہوگا۔ اس لئے ہم نے تمہیں چھوڑ دیا تھا تم چپ کیوں نہ کر رہے تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحؒ بوجہ بچہ ہونے کے سچائی کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوں۔ لیکن وہ یہ ضرور جانتے تھے کہ ہے کو ہے ہی کہنا چاہیئے اور نہیں کو نہیں کہنا چاہیئے انہوں نے ڈاکوؤں کے سردار سے کہا جب میرے پاس اشرفیاں تھیں تو میں یہ کیوں کہتا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ کی اس بات کا سردار پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے

آئندہ ڈاکہ ڈالنا چھوڑ دیا

اس نے خیال کیا کہ ایک بچہ تو جھوٹ کو جھوٹ کہتا ہے اور سچ کو سچ کہتا ہے اور ایسا کہنے میں کوئی ڈر محسوس نہیں کرتا۔ لیکن میں جوان بڑا ہوں ڈاکے ڈالتا ہوں اور جب حکومت پوچھتی ہے کہ کیا تم نے فلاں ڈاکہ ڈالا ہے تو میں جھوٹ بول دیتا ہوں کہ میں تو اس رات فلاں جگہ گیا ہوا تھا مجھے علم نہیں چنانچہ آپ کے اسی نمونہ کی وجہ سے یہ مثل مشہور ہو گئی کہ "چوروں قطب بنایا"۔ کیونکہ بچپن میں ہی آپ کے منہ سے ایک ایسی بات نکلی جس کی وجہ سے ڈاکوؤں کے ایک سردار کی اصلاح ہو گئی اسی طرح ہماری جماعت میں بھی

ایک واقعہ موجود ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عیسائیوں کی طرف سے ایک مقدمہ چلایا گیا تھا۔ شروع شروع میں انگریز قانون کی پابندی کی عادت ڈالنے کے لئے بڑی سختی سے کام لیتے تھے۔ آپ نے ایک مضمون لکھا اور چھپوانے کے لئے ایک عیسائی کے پریس میں بھجوایا۔ اس پریس سے آپ عموماً رسالے اور کتب شائع کروایا کرتے تھے۔ آپ نے اس مضمون کے ساتھ پیکٹ میں ایک رقعہ بھی ڈال دیا۔ آج کل تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا لیکن ان دنوں اس جرم کی سزا چھ ماہ قید یا ۵۰۰ روپے جرمانہ تھی اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عیسائی کے بہت بڑے گاہک تھے لیکن چونکہ آپ عیسائیت کے خلاف لٹریچر شائع کروایا کرتے تھے اس لئے اسے آپ سے بغض تھا۔ اس نے سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات کے پاس رپورٹ کر دی وہ بھی انگریز تھا اس نے

عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا

اس مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے بھی ایک انگریز افسر کا تقرر کیا گیا آپ کی طرف سے جو وکیل مقرر کیا گیا تھا اس نے کہا کہ مرزا صاحب آپ نے پیکٹ میں خط ڈالا تھا اور اس عیسائی نے پیکٹ کھولا ہے۔ اس بات کا کوئی اور گواہ نہیں اس لئے اگر آپ کہہ دیں کہ میں نے خط نہیں ڈالا تو مقدمہ ختم ہو جائے گا اس جرم کے آپ خود ہی گواہ ہیں اور قانون مدعا علیہ کو آزادی دیتا ہے کہ وہ جس طرح چاہے عدالت میں بیان دیدے۔ آپ نے فرمایا جب یہ سچی بات ہے کہ میں نے پیکٹ میں رقعہ ڈالا تھا تو میں جھوٹ کیوں بولوں وہ عیسائی بھی جانتا تھا کہ آپ جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اس لئے اس نے جج سے کہہ دیا تھا کہ آپ مرزا صاحب سے ہی پوچھ لیں یہ اس بات کا اقرار کر لیں گے کہ انہوں نے واقعہ میں پیکٹ میں رقعہ بند کر دیا تھا۔ اس کے اشارہ پر سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاک خانہ جات نے بھی کہہ دیا کہ مدعا علیہ سے ہی پوچھ لیا جائے کہ کیا اس نے پیکٹ میں رقعہ بند نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں نے رقعہ ضرور ڈالا ہے لیکن وہ رقعہ اسی رسالے کے متعلق تھا اور اس کی چھپوائی کے متعلق بعض ہدایات دی گئی تھیں۔ کوئی الگ خط نہیں تھا اور مجھے علم نہیں تھا کہ ایسا کرنا جرم ہے۔

اس پر بحث شروع ہو گئی

اور سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات نے کہا کہ یہ لوگ قانون شکنی کے عادی ہیں انہیں ضرور سزا دی جائے جج بھی انگریز تھا۔ سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات بھی انگریز تھا۔ اور رپورٹ کرنے والا بھی انگریز تھا اور یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عیسائیت کا مقابلہ کرنے کی وجہ سے بغض رکھتے تھے لیکن پھر بھی باوجود سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات کے زور دینے کے مجسٹریٹ نے کہا جس شخص نے عدالت میں سچ بولا ہے میں اسے کوئی سزا نہیں دوں گا۔ چنانچہ اس نے آپ کو بری کر دیا۔ اس نے کہا یہ خود ہی گواہ تھے۔ لیکن پھر بھی اقرار کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ نیک نیتی اور کیا ہوگی۔ میں انہیں سزا نہیں دوں گا۔ پس

سچائی ہمیشہ دل کو موہ لیتی ہے

اور یہ عظیم الشان نیکیوں میں سے ہے لیکن جس طرح لوگ موت کو بھول جاتے ہیں اسی طرح اسے بھی بھول جاتے ہیں باوجود اس کے کہ یہ ایک یقینی چیز ہے۔ آخر سچائی کس چیز کا نام ہے سچائی میں تمہیں کوئی یہ نہیں کہتا کہ پہاڑ کود دو۔ دریا پار کرو۔ رات دن ورزش کرو۔ یا فلاں کتاب پڑھتے رہو سچائی نام ہے اس چیز کا۔ کہ تم ہے کو ہے کہہ دو اور نہیں کو نہیں کہہ دو مثلاً ایک دیوار ہے سچائی کہتی ہے کہ جب تم سے کوئی پوچھے کہ یہ کیا چیز ہے تو تم کہہ دو یہ دیوار ہے اس میں نہ کتابیں پڑھنے کی ضرورت ہے نہ کسی غور و فکر کی ضرورت ہے اور نہ کسی محنت کی ضرورت ہے یا مثلاً کپڑا ہے تمہارے پاس کوئی شخص آئے اور دریافت کرے کہ یہ کیا ہے تو تم کہہ دو یہ کپڑا ہے یا وہ کہے کہ یہ روشنی کس کی ہے تو تم کہہ دو یہ روشنی سورج کی ہے اور یہ بات ہر چھوٹا اور بڑا۔ جوان اور بوڑھا۔ عالم اور جاہل کہہ سکتا ہے اس میں کسی محنت کی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی لوگ سچائی سے بھاگتے ہیں تم اکثر لوگ ایسے دیکھو گے جو کسی وجہ سے یا بلاوجہ سچ کو چھوڑ دیتے ہیں اب

دیکھنے والی بات یہ ہے

کہ صاف بات کیوں پوشیدہ ہو جاتی ہے اور جھوٹ کہاں سے پیدا ہوتا ہے اگر اس چیز پر غور کیا جائے اور وقت پر اصلاح کر لی جائے تو یہ نقص دور ہو سکتا ہے۔ شروع میں جھوٹ بچوں میں آتا ہے اور ماں باپ کے ذریعہ آتا ہے مثلاً بچہ لیٹا ہوا ہوتا ہے اس کی آنکھیں کھلی ہوتی ہیں۔ اٹھنا بیٹھنا اسے آتا نہیں ماں باپ سمجھتے ہیں کہ یہ کچھ سمجھتا نہیں وہ ماں کو دیکھ کر روتا ہے تو باپ ماں سے کہتا ہے تم اس کی نظر سے اوجھل ہو جاؤ۔ تو یہ چپ کر جائے گا۔ بچہ جانتا ہے کہ فلاں عورت میری ماں ہے اور وہ اب چھپ گئی ہے وہ چپ کر جاتا ہے لیکن در اصل یہ جھوٹ ہوتا ہے اور ہے کو نہیں کہہ دیا جاتا ہے۔ اور بچہ سمجھتا ہے کہ ہے کو نہیں کہہ دینا اور نہیں کو ہے کہہ دینا بھی ایک فن ہے پھر جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے۔ اور چلنے پھرنے لگ جاتا ہے تو ماں باپ سمجھتے ہیں کہ فلاں چیز کھانے سے بچہ کو بدہضمی ہو جائے گی اس لئے وہ پلیٹ چھپا لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں وہ چیز ختم ہو گئی۔ حالانکہ وہ الماری صندوق یا باورچی خانہ میں پڑی ہوئی ہوتی ہے بچہ جانتا ہے کہ وہ چیز چھپا لی گئی ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ

یہ بھی ایک فن ہے

کہ ہے کو نہیں اور نہیں کو ہے کہہ دیا جائے یا مثلاً ماں باہر گئی ہوتی ہے۔ بچہ روتا ہے تو بہن بھائی اس کا دل بہلانے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ اماں آ رہی ہے۔ لیکن یہ بات واقعہ کے خلاف ہوتی ہے [illegible]

جانتا ہے کہ یہ بات درست نہیں اور سمجھتا ہے کہ یہ بھی ایک عمدہ ترکیب ہے کہ ہے کو نہیں کہہ دیا جائے اور نہیں کو ہے کہہ دیا جائے۔ پھر مذاق شروع ہو جاتا ہے۔ ماں باپ یا بہن بھائی مذاقاً ہے کو نہیں اور نہیں کو ہے کہہ دیتے ہیں اور بچہ سمجھتا ہے کہ ضرورتاً ہے کو نہیں اور نہیں کو ہے کہا جا سکتا ہے تم اسے گھوڑا دیتے ہو۔ اور پوچھتے ہو یہ کیا ہے تو وہ کہتا ہے یہ گھوڑا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ یہ اصلی گھوڑا نہیں لیکن تم اس سے نہیں کو ہے کہلوا رہے ہو۔ پس ماں باپ بچہ کو جھوٹ کی تربیت دیتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح وقت گذر جائے گا۔ یا بچہ رو رہا ہے تو اس کا دل بہل جائے گا۔ لیکن بچہ کے دماغ میں گو لفظی طور پر جھوٹ نہیں آتا مگر وہ یہ سمجھتا ضرور ہے کہ تم نے نہیں کو ہے اور ہے کو نہیں کہہ دیا ہے اور بڑے ہو کر اسے

جھوٹ کی عادت ہو جاتی ہے

اور جب وہ سمجھتا ہے کہ جھوٹ بولنے سے عارضی فائدہ ہو جاتا ہے تو وہ جھوٹ بولنے لگ جاتا ہے پھر غصہ، لالچ، محبت اور خوف بھی جھوٹ میں ممد ہو جاتے ہیں۔ غصہ کی حالت میں جب انسان یہ دیکھتا ہے کہ اس کا دشمن طاقتور ہے اور وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو وہ کہہ دیتا ہے یہ جھوٹ بولتا ہے یا وہ کسی پر افترا کرتا ہے اور اسے گورنمنٹ پکڑ لیتی ہے تو وہ کہتا ہے میں نے تو ایسا نہیں کہا۔ اسی طرح لالچ ہے۔ انسان جب یہ دیکھتا ہے کہ فلاں چیز بڑی عمدہ ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کاش وہ چیز میرے پاس ہو لیکن وہ اسے حاصل نہیں کر سکتا تو عدالت میں جا کر جھوٹ بول دیتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ یہ چیز میری ہے۔ فلاں شخص نے زبردستی مجھ سے چھین لی ہے حالانکہ وہ خوب سمجھتا ہے کہ وہ چیز اس کی نہیں لیکن چونکہ بچپن میں اس نے یہ گر سیکھ لیا ہوتا ہے کہ

جھوٹ سے عارضی فائدہ ہو جاتا ہے

اس لئے وہ جھوٹ بول دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں بالکل اسی طرح کہہ رہا ہوں جس طرح میری ماں کہیں باہر گئی ہوتی تھی۔ اور بہن بھائی میرا دل بہلانے کے لئے کہہ دیتے تھے کہ وہ اماں آ گئی اگر ماں باپ کوئی چیز میرے لئے مضر سمجھتے تھے تو اسے چھپا لیتے تھے لیکن مجھے چپ کرانے کے لئے کہہ دیتے تھے کہ وہ چیز ختم ہو گئی ہے۔ پھر محبت ہے۔ محبت کا جذبہ بھی جب جوش میں آتا ہے تو انسان بعض اوقات جھوٹ بول جاتا ہے۔ اسی طرح خوف ہے خوف کی وجہ سے بھی انسان بعض اوقات سچائی کو ترک کر دیتا ہے اور جھوٹ بول دیتا ہے اگر جھوٹ کو نکال دیا جائے تو دنیا اتنی خوبصورت بن جاتی ہے کہ اس کی حد نہیں رہتی۔

میں جب دورہ پر آتا ہوں

تو لوگ کئی تنازعات میرے پاس لے آتے ہیں میں

نہیں کہتا ہوں کہ یہ تنازعات انجمن ہو لے جائیں۔ لیکن پھر بھی وہ رستے دیتے جاتے ہیں اور فریقین میں سے ایک فریق ضرور جانتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے فلاں نے میرے اتنے روپے دینے ہیں لیکن وہ دیتا نہیں تو یہ ایسی بات نہیں کہ اس کے لئے اجتہادی غلطی ہو گئی ہو۔ یا تو مدعی جھوٹ بول رہا ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے اتنے روپے دینے ہیں حالانکہ اس نے روپے دینے نہیں ہوتے اور یا پھر مدعا علیہ نے روپے دینے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ جھوٹ بول دیتا ہے کہ میں نے اس کے روپے نہیں دینے۔ بہرحال دونوں میں سے ایک فریق ضرور جھوٹا ہوتا ہے اگر لوگ سچائی سے کام لیں تو سارے جھگڑے ختم ہو جائیں۔ یورپ میں ڈیموکریسی کے باوجود

سچائی کا وصف

پایا جاتا ہے۔ سو میں سے پندرہ آدمی ایسے ہوں گے جو جھوٹ بولیں گے۔ باقی عدالت میں صاف طور پر کہہ دیں گے کہ مدعی کا بیان سچا ہے اور جج فیصلہ کر دے گا۔ لیکن سچائی کو ترک کر دینے سے معاملہ پیچیدہ ہوتا جائے گا۔ پھر جس کے خلاف جھوٹ بولا جاتا ہے اس کے دل میں بدظنی پیدا ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ وہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ سب لوگ برے ہیں قصور ایک شخص نے کیا ہوتا ہے لیکن وہ سمجھتا ہے کہ سارے لوگ ہی ایسے ہیں۔ اور جو شخص یہ سمجھے گا کہ ساری دنیا گندی ہے وہ خود بھی گندہ ہو جائے گا۔ عیسائیت کو دیکھ لو۔ عیسائیت کہتی ہے بدی ایک فطری چیز ہے اس لئے کوئی عیسائی نیک بننے کی کوشش نہیں کر سکتا۔ اتفاقاً کوئی عیسائی نیک بن جائے تو یہ اور بات ہے ورنہ بوجود عیسائیت کسی کو نیک نہیں بناتی۔ کیونکہ وہ کہتی ہے کہ بدی ایک فطرتی چیز ہے۔ اور جو شخص فطرتاً گندہ ہے وہ نیک کس طرح بن سکتا ہے۔ ہاں جس عیسائی نے اپنے مذہب پر غور نہ کیا ہو اور اس کی فطرت سلامت ہو تو وہ باوجود عیسائیت کے نیک ہو جائے گا۔ لیکن اس کا نیک ہونا بوجہ عیسائیت کے نہیں ہوگا۔ پس تم سچائی کو اختیار کرو۔ تمہارے اندر اگر کوئی افسر ہے اور اس نے واقعہ میں اگر کسی سے کچھ وعدہ کیا ہے تو اس میں حرج ہی کیا ہے کہ وہ کہہ دے کہ میں نے فلاں سے یہ وعدہ کیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کے سارے ماتحت یہ کہیں گے کہ اس سے غلطی ہو گئی ہے۔ اگر اس سے غلطی ہو گئی ہے تو کیا بات ہے لیکن جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو ماتحت کہتا ہے کہ میں اسے ذلیل کر کے چھوڑوں گا۔

اسی طرح ہزارہا اور دوسرے کارکن بھی سچائی کو معیار قرار دے لیں تو اس کا اتنا اثر ہوگا کہ ہزارہا لوگ صداقت کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ میں نے بارہا سنایا ہے کہ

جھنگ کے ایک دوست

مغلہ نامی احمدی ہو گئے۔ اتفاق سے وہ ربوہ کے قریب کے علاقہ کے ہی ہیں۔ جب وہ احمدی ہوئے تو انہیں بتایا گیا کہ ہمیشہ سچ بولا کرو۔ اس پر انہوں نے جھوٹ بولنا ترک کر دیا۔ ان کی قوم چور تھی اور دشمن کے جانور چرا لینا فخر کی بات سمجھتی تھی۔ مغلہ کے بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کو جب یہ پتہ لگا کہ وہ احمدی ہو گیا ہے تو انہوں نے اس کے ساتھ کھانا پینا ترک کر دیا اور کہا کہ تم کافر ہو گئے ہو۔ اور ادھر لوگوں کو یہ پتہ لگا کہ مغلہ سچ بولنے لگ گیا ہے۔ جب اس کے بھائی کسی کے جانور چرا کر لاتے اور لوگ اکٹھے ہو جاتے تو وہ کہتے ہم قرآن اٹھا لیتے ہیں کہ ہم نے تمہارا مال نہیں چرایا۔ لیکن وہ کہتے

تمہاری قسم پر ہمیں اعتبار نہیں

مغلہ اگر کہہ دے کہ تم نے ہمارا مال نہیں چرایا تو ہم مان لیں گے۔ بھینسیں گھر میں آئی ہوئی ہوتی تھیں۔ وہ مغلے کی آنکھوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں۔ جب ان سے گواہی لی جاتی تو وہ کہہ دیتے کیا تم بھینسیں چرا کر نہیں لائے۔ بعض اوقات ان کے بھائی انہیں مارتے اور اتنا مارتے کہ انہیں یقین ہو جاتا کہ اب مغلہ ان کے حق میں گواہی دے دیگا۔ چنانچہ وہ اسے باہر لاتے اور کہتے کیوں مغلے کیا ہم نے ان کی بھینسیں چرائی ہیں۔ وہ کہہ دیتے کہ جب تم نے بھینسیں چرائی ہیں تو میں کس طرح کہوں کہ تم نے بھینسیں نہیں چرائیں۔ انہوں نے مجھے خود بتایا کہ میں شروع میں بہانہ بنا دیا کرتا تھا کہ میں تو کافر ہوں۔ اور کافر کی گواہی کا اعتبار ہی کیا۔ لیکن وہ کہتے کہ تم کافر تو ہو لیکن تم سچ بولتے ہو۔

اس کا اتنا اثر ہوا

کہ سارا علاقہ یہ کہنے لگ گیا کہ احمدی کافر ہوتے ہیں لیکن سچ بولتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ مزیدار اور کیا چیز ہو گی کہ کوئی کہے تم کافر ہو لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق ہو۔ تم کافر ہو لیکن خدا تعالے کے سچے عاشق ہو۔ تم کافر ہو لیکن

دین کے سچے خادم ہو

اور بڑھتے بڑھتے یہ چیز اس حد تک چلی جائے گی کہ دشمن کی اولاد کہے گی یہ کافر کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ تو خدا اور اس کے رسول کے سچے عاشق ہیں۔ ان کے ماں باپ بے شک انہیں کافر کہتے جائیں لیکن جب تم اپنا نمونہ پیش کرو گے تو ان میں سے ہر ایک یہ ماننے لگ جائے گا کہ تم کچھ اور بن گئے ہو پس تم اپنے اندر

سچائی پیدا کرو

پھر باقی خوبیاں تم میں آسانی سے پیدا ہو جائیں گی۔

سچائی

حضرت عبداللہؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا:
"سچ بولنا نیک کاموں کی ہدایت کرتا ہے۔ اور نیک کام جنت میں لے جاتا ہے انسان سچ بولتے بولتے (خدا کے) ہاں سچوں میں لکھا جاتا ہے اور یقیناً جھوٹ بولنا برے کاموں کی ہدایت کرتا ہے اور برے کام دوزخ میں لے جاتے ہیں۔ اور یقیناً انسان جھوٹ بولتے بولتے جھوٹوں میں لکھا جاتا ہے۔" (تجرید بخاری صفحہ ۱۶۲)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ زعماء کرام اور زعماء اعلیٰ اصحاب سے گذارش ہے کہ اس امر کی ابھی سے تحریک شروع کر دیں کہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ انصار شرکت فرمائیں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس اجتماع کی افادیت کے پیش نظر انصار کے علاوہ بہت سے خدام بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔ جب خدام کو بھی اس بابرکت اجتماع سے فائدہ اٹھانے کا احساس ہے تو انصار کا بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ وہ سب کے سب اپنے مرکزی اجتماع میں شریک ہوں اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

نیز زعماء / زعماء اعلیٰ اصحاب سے بھی گذارش ہے کہ مقامی مجلس عاملہ پاس کردہ تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ اور آئندہ تین سال کے لئے صدارت کے لئے مجوزہ اسماء سے ازراہ کرم مرکز کو جلد مطلع فرمائیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

میری دختر فضیلت غزالہ نے امسال ایف۔ ایس سی (میڈیکل گروپ) کا امتحان امتیاز نمبروں سے پاس کیا ہے اور اپنے ضلع (گجرات) میں اول پوزیشن حاصل کر کے سکالرشپ کی مستحق ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اس بچی کی ترقیات خاندان و جماعت کے لئے موجب برکت ہوں۔ (اہلیہ اللہ داد خاں ۔ آر۔ اے۔ گجرات)

درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی عبدالخالق عرصہ بیس پچیس یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (عبدالستار صدر بازار اوکاڑہ)

چندہ دینے کا اجر بہت بڑا ہے

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

"پس خوش قسمت وہ شخص ہے۔ کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔"

(مسیح موعودؑ۔ تبلیغ رسالت۔ جلد دہم صفحہ ۵۵)

خاکسار نے پچھلے مضمون میں عرض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنا ایمان کی ایک اہم شرط ہے اور اس کے بغیر کوئی شخص حقیقی طور پر مومن نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ ہی اس کا ایمان اسے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے آج میں احباب کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ چندہ یعنی خدا کی راہ میں مال اور جان خرچ کرنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ اور اس کا اجر خود اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ اور ہماری حقیر قربانیوں سے بہت بڑھ چڑھ کر دیتا ہے انہیں پاکیزہ اور امن والی زندگی عطا کرتا ہے۔ اور ان سے ہر قسم کے خوف اور غم دور کر دیتا ہے چنانچہ سورۃ حدید کے پہلے رکوع میں فرمایا:۔

اٰمنوا باللّٰہ و رسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ ط فالذین اٰمنوا منکم وانفقوا لھم اجر کبیر ٥

ترجمہ:۔ اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور جن (مالوں اور جائدادوں) کا تمہیں مالک بنایا گیا ہے۔ ان میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔ اور تم میں سے جو مومن ہیں۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ ان کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

۲۔ اسی طرح سورہ بقرہ کے رکوع ۳۶ میں فرمایا:۔

الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللّٰہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لھم اجرھم عند ربھم ج ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ٥

ترجمہ:۔ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ کسی رنگ میں احسان جتاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے اعمال کا بدلہ محفوظ ہے۔ انہیں نہ تو کسی قسم کا خوف رہے گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ آگے اسی سورہ کے رکوع ۳۸ میں فرمایا:۔

الذین ینفقون اموالھم بالیل والنہار سرا و علانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ج ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ٥

ترجمہ:۔ جو لوگ رات کو بھی اور دن کو بھی اور پوشیدہ طور پر بھی اور ظاہر طور پر بھی اپنے مال (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر محفوظ ہے اور انہیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۳۔ پھر سورہ مزمل کے دوسرے رکوع میں فرمایا:۔

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واقرضوا اللّٰہ قرضا حسنا ط وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللّٰہ ھو خیرا واعظم اجرا ط واستغفروا اللّٰہ ط ان اللّٰہ غفور رحیم ٥

ترجمہ:۔ اور نمازیں قائم کرو۔ اور زکوٰتیں دیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑہ کاٹ کر الگ کر دیا کرو۔ اور جو مال (یا بھلائی) تم اپنے سے آگے بھیجو گے تم اس کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پاؤ گے۔ وہ بہتر نتیجہ نکالنے والا۔ اور زیادہ سے زیادہ اجر دینے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

سورۃ فاطر کے چوتھے رکوع میں فرمایا:۔

ان الذین یتلون کتب اللّٰہ واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقنٰھم سرا و علانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور ٥ لیوفیھم اجورھم ویزیدھم من فضلہ ط انہ غفور شکور ٥

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھتے ہیں۔ اور نماز با جماعت ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے خفیہ طور پر بھی اور ظاہر طور پر بھی خرچ کرتے رہتے ہیں۔ وہی درحقیقت ایسی تجارت پر آس لگائے بیٹھے ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہو سکتی اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کے پورے پورے اجر دے گا۔ اور (ان کے اعمال کے اجر کے علاوہ) اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دے گا۔ کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور بہت قدر کرنے والا ہے۔

۴۔ مومنوں اور منکروں کو ان کے عملوں کے بدلہ میں جو مختلف جزائیں ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کے پانچویں رکوع میں ان کا ایک نہایت ہی عبرت انگیز مقابلہ پیش کیا ہے۔ مومن اپنے اعمال اعلیٰ درجہ کی روشنی اور بصیرت کے ساتھ بجا لاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتیا کی جاتی ہے۔ ان کے کام عقل کے مطابق ہوتے ہیں۔ ایک ترتیب سے سرانجام پاتے ہیں۔ اور یہ مومن اپنے رب کی طرف سے بہترین جزاء اور انعام کے وارث بنائے جاتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں منکروں کے اعمال محض دھوکہ کی ٹٹی ہوتے ہیں۔ ان کی حقیقت سراب سے مختلف نہیں ہوتی۔ کسی کو ان کا ذرہ برابر بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ایسے اندھیروں میں گھرے رہتے ہیں کہ اپنا ہاتھ بھی سجھائی نہیں دیتا۔ بھلا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نور سے محروم ہو جائیں انہیں کہاں سے روشنی ملے گی۔ (باقی)

دفتر وکیل المال کا تار کا پتہ

"دفتر وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کو تار بھجواتے وقت احباب حسب ذیل پتہ تحریر کیا کریں۔ مختصر پتہ لکھنے پر امکان ہے کہ کہیں آپ کی بھجوائی ہوئی تار نہ رہ جائے۔
VAKILULMAL TAHRIK-I-JADID RABWAH

(وکیل المال تحریک جدید)

ریویو

بلال رضؓ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی تاریخ اسلام میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ یہ وہ مرد مجاہد تھا۔ جس نے انتہائی سخت تکلیفیں اٹھانے کے بعد بھی راہ حق و صداقت کو نہیں چھوڑا۔ اسلام لانے کے نتیجہ میں جس قدر تکلیفیں اس حبشی غلام کو دی گئیں اور جس قدر ہولناک مظالم کا نشانہ اس کو بنایا گیا۔ اس کی کوئی دوسری نظیر تاریخ عالم میں موجود نہیں۔ اشد ضرورت تھی کہ خدا اور رسولؐ کے اس سچے عاشق کی سوانح عمری شائع کی جائے تاکہ بلالؓ کے واقعات زندگی کو پڑھ کر ہمارے دلوں میں بھی خدا اور رسولؐ کے عشق کی آگ بھڑکے۔ اور ہم بھی حضرت بلالؓ کی پیروی کرکے جنت کے وارث بنیں۔ یہ لاجواب کتاب اس ضرورت کو بہت اچھی طرح پورا کرتی ہے۔ مصر کے نامور فاضل عباس محمود العقاد نے اسے تالیف کیا۔ اور شیخ محمد احمد پانی پتی نے اسے اردو میں منتقل کیا۔ سوا دو روپیہ میں ادارہ فروغ اردو ایبک روڈ لاہور سے طلب فرمائیں۔

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ جو کہ صحابیہ ہیں عرصہ ایک ماہ سے بلڈ پریشر ذیابیطس اور بائیں جانب کے فالج سے زیادہ بیمار ہیں ایک ماہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رکھنے کے بعد ان کو گھر لے آیا ہوں۔ بیماری میں تسلی بخش افاقہ نہیں ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ ان کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرما کر ممنون احسان فرماویں۔

(خاکسار احسان علی ڈاکٹر ۱۷۔ میکلوڈ روڈ لاہور)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کیلئے ٹیچر کی ضرورت

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے لئے ایک ٹیچر کی فوری ضرورت ہے میٹرک بی۔ ٹی اور حساب میں خصوصیت رکھنے والی کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں ہیڈ مسٹرس جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے نام آنی چاہئیں۔ انٹرویو مورخہ ۱۲ راگست بروز ہفتہ صبح سات بجے سکول کے دفتر میں ہوگا۔

نوٹ:۔ ضروری کاغذات ہمراہ لائیں۔ (ہیڈ مسٹریس)

دعائے مغفرت

میرے والد ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔ بروز اتوار مورخہ ۶۱/۷/۳۰ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ (عبدالرشید کلاسوالہ)

انصار اللہ

حقّہ نوشی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں۔ بڑھاپے میں اگر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو منع کرتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں۔ مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے۔"

(فتاویٰ ۲۹۶ بحوالہ البدر ۲۸ / ۲ / ۱۹۰۷) (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

وصولی چندہ وقف جدید سال چہارم

ربوہ کے مندرجہ ذیل احباب نے چندہ بھجوایا ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید)

نام	رقم
قاضی عزیز احمد صاحب دارالصدر شرقی	۶-۰
منشی محمد الدین صاحب دفتر وصیت "	۶-۰
مرزا نذیر علی صاحب " "	۶-۰
چوہدری ظریف احمد صاحب کمپونڈر " "	۷-۱۲
نادر بخش صاحب " "	۹-۰
محمد جمیل صاحب دفتر وصیت "	۶-۰
خواجہ محمد عبید اللہ صاحب "	۷-۵۰
مولوی حسن دین شمس الدین صاحب دارالرحمت غربی	۷-۰
سید محمد احمد صاحب "	۴-۰
چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر فیکٹری ایریا	۴-۰
ذکاء اللہ صاحب زینتی "	۵-۰
بابو کرامت اللہ صاحب دارالرحمت وسطی	۳-۰
مولوی احمد خان صاحب نسیم "	۳-۰
مولوی محمد الدین صاحب بی اے "	۶-۰
منظور احمد صاحب بشیر فروش "	۳-۰
ماسٹر عبدالرحمن صاحب بنگالی ربوہ	۷-۵۰
سردار احمد صاحب خادم دارالنصر "	۳-۰
چوہدری نذیر محمد صاحب شکار دا "	۶-۰
چوہدری احسان الرحمن صاحب باب الابواب	۴-۴۴
بمادراں " "	۴-۵۶
مبارک احمد صاحب دارالیمن	۳-۵۶
مہراں بی بی صاحبہ والدہ محمد عبد اللہ ٹانگہ ساز فیکٹری ایریا	۶-۰
حسین بی بی صاحبہ اہلیہ فیض الدین صاحب دارالرحمت وسطی	۳-۱۹
شریف بی بی صاحبہ "	۳-۰
امۃ العزیز صاحبہ "	۲-۰
صغریٰ شمیم صاحبہ "	۵-۰
عزیز بی بی صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب دارالرحمت شرقی	۳-۵۰
حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب "	۴-۰
عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالجلیل صاحب "	۴-۰
رحیم بی بی صاحبہ کپڑے والی دارالیمن	۶-۰
عبدالستار صاحب کلرک فضل عمر ہوسٹل	۳-۰
عبدالعزیز صاحب "	۳-۰
محمد بشیر صاحب "	۳-۰
منشی محمد شریف صاحب "	۳-۰
نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحمن صاحب دارالصدر شرقی	۶-۲۵
ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمد شفیع صاحب دارالرحمت وسطی	۷-۲۵
مرزا فتح دین صاحب دارالصدر شرقی	۶-۱۹

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں لیڈی لیکچررز کی ضرورت

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے لیڈی لیکچررز کم از کم II کلاس ایم۔ اے یوں کی ضرورت ہے۔ ملازمت کے لئے کم از کم تین سال کا معاہدہ کرنا ہوگا۔

تنخواہ کا گریڈ ۴۶۵-۱۵-۲۷۵/۱۵-۵-۲۰۰ مقرر ہے۔ گرانی الاونس ۴۰/- روپے ماہوار اس کے علاوہ ہوگا۔ درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت مع مصدقہ نقول اسناد ۲۰ اگست ۱۹۶۱ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ربوہ میں ملازمت کی خواہشمند خواتین کے لئے عمدہ موقع ہے۔

۱۔ لیکچرار انگلش (۲) لیکچرار فلاسفی (۳) لیکچرار ہسٹری (۴) لیکچرار اکنامکس۔ (پرنسپل)

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو مخاطب فرماتے ہیں

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اسلام کی خاطر اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"۔

جن دوستوں نے ابھی تک چندہ تحریک جدید ادا نہیں کیا وہ آگے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

وقفِ جدید کی کامیاب تحریک

جملہ امراء کرام۔ صدر صاحبان و سیکرٹریان جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ کو اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے کہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ تحریک وقف جدید اپنے پاؤں پر کھڑی ہو چکی ہے اس کی روز افزوں ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے ہمارے اعلانات جو اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہو رہے ہیں مہربانی کر کے مساجد میں دوستوں کو پڑھ کر سنا دیا کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید)

ضروری اطلاعات

۱۔ داخلہ ڈی مونٹمورنسی کالج آف ڈینٹسٹری لاہور

بی ڈی ایس کورس۔ مردوں اور خواتین کے لئے۔ مستحقین کو مراعات فیس و وظائف۔ محدود گنجائش ہوسٹل۔ شرائط ایف ایس سی (میڈیکل)۔ درخواستیں ۹/۸/۶۱ تک پراسپکٹس و سلیبس دفتر کالج سے ۳/۲ روپے میں۔ بذریعہ ڈاک ۶۲ پیسے زائد میں۔ (پ۔ٹ ۳/۸/۶۱)

۲۔ داخلہ یونیورسٹی لاء کالج لاہور

مارننگ و ایوننگ کلاسز۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں (قیمتی مع ڈاک چار آنے) ۱۲/۸/۶۱ تک بشمول ضروری اسناد۔

۳۔ داخلہ یونیورسٹی کالجز و ڈیپارٹمنٹس لاہور

کالج	آخری تاریخ درخواست	انٹرویو	کلاسز
(۱) اورینٹل کالج	۲۶/۸/۶۱	۲۸/۸/۶۱	(ا) ایم اے عربی۔ فارسی اردو اسلامک سٹڈیز (ب) بی اے آنرز ان عربک فرسٹ ایئر (ج) فاضل عربی۔ فارسی و اردو۔ گنجائش ہوسٹل ۵۰ طلبہ صرف
(۲) ہیلے کالج آف کامرس	۲/۸/۶۱	۲۵/۸/۶۱	(ا) ایم کام
	۱۹/۸/۶۱	۲۲/۸/۶۱	(ب) بی کام پارٹ ون
	۲۳/۸/۶۱	۲۴/۸/۶۱	(ج) بی کام پارٹ ٹو
		"	(د) بی کام پارٹ تھری
	۲۸/۸/۶۱	۲۹/۸/۶۱	(ر) سی کام ایوننگ کلاس

لڑکیاں بھی داخل ہو سکتی ہیں چند و نیز برجا ہیں ماسوائے سی کام

(۳) پوسٹ گریجوایٹ و دیگر کلاسیں

آخری تاریخ درخواست	انٹرویو	کلاسز
۱۶/۸/۶۱	۲۳/۸/۶۱	ایم اے ہسٹری
۲۵/۸/۶۱	۲۸/۸/۶۱	ایم اے اکنامکس
۳۰/۸/۶۱	۲/۹/۶۱	ایم اے ریاضی
۲/۹/۶۱	-	ایم اے سوشیالوجی
۲۸/۸/۶۱	۳۰/۸/۶۱	ایم اے جغرافیہ
۲۵/۸/۶۱ تا	۲۹/۸/۶۱	ایم اے پولیٹیکل سائنس
۲۶/۸/۶۱	۳۰/۸/۶۱	پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ ان انٹرنیشنل افیئرس
۲۸/۸/۶۱	۲/۹/۶۱	ایم اے فائن آرٹس۔ بی آنرز فائن آرٹس
	۲۸/۸/۶۱ تا ۱/۹/۶۱	ایم اے اسلامک سٹڈیز
۲۷/۸/۶۱	۱/۹/۶۱	پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ ان اسلامک سٹڈیز
۱/۹/۶۱	۱/۹/۶۱	ایم اے سٹیٹسٹکس (دو سالہ)
۳۱/۸/۶۱	۱/۹/۶۱	ڈپلومہ ان سٹیٹسٹکس (ایک سال)
۱۰/۹/۶۱		ایم اے سوشل ورک
۲/۹/۶۱		بیچلر آف سوشل ورک (سہ سالہ کورس)
۲۵/۸/۶۱ ٹسٹ	۲۸/۸/۶۱ انٹرویو	ایم اے جرنلزم

۳۰، ۳۱/۸/۶۱ (پ۔ٹ) (ناظر تعلیم)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو فوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۶۲۱۷ :- میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن ۲-۵-۱۷/۲ پی ای سی ایچ سوسائٹی ڈاکخانہ کراچی ۲۹ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ جون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱- میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ؍۳۲ ہے
میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔
۱- کانٹے طلائی ایک جوڑی
۲- انگوٹھی طلائی ایک عدد
۳- ار طلائی ایک عدد
وزن ۲ تولہ قیمت ؍۳۱۲ روپے
۴- توڑے نقرئی ایک جوڑی
۵- پازیب نقرئی ایک جوڑی
وزن ۵۷ تولہ قیمت ؍۱۱۴ روپے ہے۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی
نقط ۱۷-۶-۶۱ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ۔ حمیدہ بیگم ۱۷-۶-۶۱
گواہ شد۔ چوہدری محمد حسین خاوند موصیہ
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

نمبر ۱۶۲۱۹ :- میں نواب بیگم زوجہ چوہدری حاکم علی صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر تخمیناً ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک نمبر ۷ جنوبی۔ ڈاکخانہ خاص۔ تحصیل و ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۶-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد صرف حق مہر مبلغ ؍۵۰۰ روپیہ ہے۔ جو کہ میں نے خاوند مذکور سے وصول کر لیا ہے۔ علاوہ ازیں مجھے پانچ روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ حق مہر اور جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ صدر انجمن کو حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ نواب بی بی اہلیہ چوہدری حاکم علی
(نشان انگوٹھا موصیہ)
گواہ شد۔ فیروز الدین بشیر انسپکٹر تحریک جدید ضلع سرگودھا
گواہ شد۔ خاوند موصیہ چوہدری حاکم علی سیکرٹری تحریک جدید ولد شاہ بخش مرحوم ساکن ۷ جنوبی

نمبر ۱۶۲۲۱ :- میں سیدہ عزیزہ بیگم زوجہ سید محمود حسین قوم سید پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ خاص مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت مبلغ ؍۵۰۰ روپے مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے اور ایک طلائی انگوٹھی اور ایک جوڑی طلائی کانٹے ہر دو وزنی ایک تولہ مالیتی ؍۱۳۰ روپے کے ہیں۔ میں اپنی مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ بقلم خود سیدہ عزیزہ بیگم
گواہ شد۔ سید محمود حسین خاوند موصیہ D/۱۳۳ ڈلہوزی روڈ راولپنڈی صدر
گواہ شد۔ اللہ بخش امین جماعت احمدیہ مکان ۹/۱۵۵ چھاچھی محلہ راولپنڈی ۲۳/۵/۶۱

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی بائیں ٹانگ پر کتے نے کاٹ کھایا۔ زخموں کی وجہ سے شدید تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے
(عبد الرب غیرت انسپکٹر بیت المال)
مسجد احمدیہ فضل۔ لائلپور

(۲) مکرم میجر بشیر احمد صاحب بھیرہ بس سرگودھا اپنی کوٹھی پر بذریعہ سیڑھی چڑھتے ہوئے معمولی بلندی سے گرپڑے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامل صحت و تندرستی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید سرگودھا)

اعلان ولادت

برادرم عبد الرشید خانصاحب پٹواری کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۶۱ء بروز اتوار صبح کے وقت اپنے فضل و کرم سے دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔

نومولود مولوی عبد الکریم صاحب ایجنٹ اخبار الفضل اور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب کا پوتا ہے
خاکسار عبد العزیز خاں
پرد پرائیٹر خوشاب

روس کا دوسرا خلائی مسافر

بقیہ صفحہ اوّل

جب دوسرا روسی خلائی مسافر زمین پر اترا تو اس واقعہ کی اطلاع روس کے وزیراعظم مسٹر خروشیف کو دی گئی اس وقت مسٹر خروشیف ارجنٹائن کے سفیر سے بات چیت کر رہے تھے' انہوں نے ٹیلیفون پر میجر ٹیٹاف سے گفتگو کی۔ مسٹر خروشیف نے میجر ٹیٹاف کو اس کامیاب سفر پر مبارکباد دی اور کہا کہ "آپ کے اس تاریخی سفر کو روسی شہری اور دنیا بھر کے ترقی پسند شہری ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ سے یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ ایک روسی شہری کیا کچھ کر سکتا ہے۔" میجر ٹیٹاف کے کامیابی سے واپس روس پہنچنے پر روسی باشندوں نے خوشیاں منانی شروع کر دی ہیں۔

ہر حکومت اور ہر فرد سے امن کے قیام کے لئے پوری کوشش کرنے کے لئے کہا گیا ہے اپیل میں کہا گیا ہے کہ میجر ٹیٹاف کی خلائی پرواز کی کامیابی سے یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ دنیا کی پہلی سوشلسٹ ریاست کو سائنسی اور فنی شعبوں میں فوقیت حاصل ہے اس پرواز سے یہ بات بھی ظاہر ہو گئی ہے کہ اب وہ وقت دور نہیں جب انسان کے لئے چاند اور نظام شمسی کے دوسرے سیاروں تک پہنچنے کے راستے کھل جائیں گے روس کی خلائی پروازوں سے روسی عوام کے اس عزم کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ ہم دنیا میں پائیدار امن قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔ خلائی پرواز میں ہمیں جو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں ہم انہیں عالمی امن اور اس کرۂ ارض کے انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کریں گے۔

روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے اعلان کیا ہے کہ خلا کی تسخیر اور کائنات کی دوسری قوتوں کی تسخیر کی کوششوں میں روس کو جو بھی کامیابیاں حاصل ہوں گی ہم انہیں تمام بنی نوع انسان کی خوشحالی میں اضافہ کرنے کے لئے کام میں لائیں گے یاد رہے کہ کینیڈا کی حکومت کی طرف سے روس کے پہلے خلائی مسافر میجر گاگرین کو کینیڈا آنے کی دعوت دی گئی تھی مسٹر خروشیف نے اس سلسلہ میں کینیڈا کی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک پیغام میں کہا کہ روس کے لئے یہ امر مسرت کا باعث ہے کہ خلا میں سفر کرنے والا پہلا انسان روسی باشندہ تھا لیکن ہم اس کامیابی کو صرف اپنی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کی کامیابی تصور کرتے ہیں اور ہم صدق دل سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ کائنات کی قوتوں پر قابو پانے کے لئے سلسلہ میں ہمیں آئندہ جو کامیابیاں حاصل ہوں گی انہیں

اپیل

دریں اثناء حکومت روس نے دنیا بھر کے ملکوں کی حکومتوں اور تمام بنی نوع انسان سے اپیل کی ہے کہ وہ مستقل امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ ماسکو ریڈیو نے یہ اپیل روسی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی پریم سوویٹ کی پریذیڈیم اور روسی حکومت کی طرف سے نشر کی۔

یہ اپیل روسی عوام' روس کی کمیونسٹ پارٹی کے ارکان اور تمام دنیا کی حکومتوں سے کی گئی ہے جس میں رنگ و نسل اور مذہب یا سماجی حیثیت کے امتیاز کے بغیر

۴ بھی تمام بنی نوع انسان کی خوشحالی کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

ٹرینڈ اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں خدمت کا شوق رکھنے والے بی ایس سی اور بی اے ٹرینڈ اساتذہ کی جلد ضرورت ہے تنخواہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ خواہشمند دوست فوراً درخواستیں بھجوا دیں۔

(ہیڈ ماسٹر)

توجہ برائے سیکرٹریان مال جملہ

(۱) بعض سیکرٹریان مال خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں چندہ جات جمع کرواتے وقت تفصیل کا خیال نہیں رکھتے (خاص کر تفصیل حصہ آمد) تفصیلات منگوانے میں وقت اور اخراجات کا ضیاع ہوتا ہے اور تفصیل جب تک نہ ملے رقوم بغیر اندراج پڑی رہتی ہیں۔ جس سے موصیوں کے حسابات غلط ہو جاتے ہیں۔ رقم بھجواتے وقت حصہ آمد کی تفصیل مندرجہ ذیل نقشے کے مطابق دیا کریں۔

نمبر شمار	نام موصی	نمبر وصیت	رقم

(۲) بعض سیکرٹریان مال تفصیل پرانے سکوں میں ارسال کرتے ہیں لہذا یہ بھی درخواست کی جاتی ہے کہ آئندہ تفصیل اعشاری سکے (نیا سکہ) کے مطابق بھیجا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواست دعا

خاکسار کے خسر میاں محمد عبد اللہ صاحب فریدکوٹی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری دل بدن زیادہ بڑھ رہی ہے جسکی وجہ سے بہت تشویش ہے احباب جماعت خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (مبارک احمد انور فاروقی ربوہ)